حج اور عمرہ کے مسائل

احرام کی حالت میں احتلام ہوگیا یا بیوی کا بوسہ لے لیا، تو دم لازم ہوگا یا نہیں؟

مجیب: مولانا فرحان احمد عطاری مدنی

فتوی نمبر: Web-1068

تاریخ اجراء: 15 ربیع الثانی 1445ھ/31 اکتوبر 2023ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

احرام کی حالت میں احتلام ہو گیا تو کیا دم لازم ہو جائے گا؟ یونہی اگر کسی احرام کی حالت میں مرد نے بیوی کا بوسہ لے لیا تو اس صورت میں بھی دم لازم ہو گا؟

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡجَوَابُ بِعَوۡنِ الۡمَلِکِ الۡوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الۡحَقِّ وَالصَّوَابِ

حالتِ احرام میں احتلام یعنی سوتے میں منی خارج ہونے سے دم لازم نہیں ہوتا، لہٰذا احرام کی حالت میں ایسا ہو جائے تو غسل کر لینا کافی ہے اور احرام کی چادر کا جو حصہ ناپاک ہوا اسے پاک کر لیا جائے یا دوسری چادر پہن لی جائے۔ البتہ اگر احرام کی حالت میں معاذاللہ کسی نے مشت زنی کی اور انزال ہو گیا تو دم لازم ہو جائے گا۔ یونہی عورت کو شہوت کے ساتھ چھونے یا بوسہ لینے سے بھی دم لازم ہو جاتا ہے، اگرچہ انزال نہ بھی ہوا ہو۔

تنویر الابصار مع در مختار میں ہے: ”(قبل او لمس بشھوۃ انزل او لا) فی الاصح“ یعنی: ”مُحرِم نے شہوت کے ساتھ بوس و کنار کیا تو صحیح قول کے مطابق دم لازم ہو گا انزال ہو یا نہ ہو۔ (در مختار، جلد 3، صفحہ 667، مطبوعہ: بیروت)

خاتم المحققین علامہ ابن عابدین شامی رحمۃ اللہ علیہ مذکورہ عبارت کے تحت فرماتے ہیں: ”حاصلہ: ان دواعی الجماع کالمعانقۃ والمباشرۃ الفاحشۃ والجماع فیما دون الفرج والتقبیل واللمس بشھوۃ موجبۃ للدم، انزل او لا۔۔۔ الاحتلام لا یوجب شیئا“ یعنی: حاصل کلام یہ ہے کہ دواعی جماع جیسا کہ معانقہ، مباشرتِ فاحشہ، شرمگاہ کے علاوہ میں جماع، بوس و کنار جب یہ سب شہوت کے ساتھ ہوں تو دَم لازم کرتے ہیں، انزال ہو یا نہ ہو۔ احتلام محرم پر کچھ لازم نہیں کرتا۔ (ردالمحتار، جلد 3، صفحہ 227، مطبوعہ: بیروت)

فتاویٰ عالمگیری میں ہے:"الاحتلام لا یوجب شیئا سوی الغسل وان استمنی بکفه فانزل فعلیه دم"یعنی: احتلام محرم پر کچھ لازم نہیں کرتا سوائے غسل کے۔ البتہ اگر مشت زنی کی اور اس سے انزال ہو گیا تو دَم لازم ہو جائے گا۔(فتاوی عالمگیری، جلد 1، صفحہ 270، مطبوعہ: بیروت)

صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:"مباشرتِ فاحشہ اور شہوت کے ساتھ بوس و کنار اور بدن مس کرنے میں دَم ہے، اگرچہ انزال نہ ہو اور بلا شہوت میں کچھ نہیں۔۔۔ جلق سے انزال ہو جائے تو دَم ہے ورنہ مکروہ اور احتلام سے کچھ نہیں۔"(بہار شریعت، جلد 1، صفحہ 1172۔1173، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

استحاضہ کی حالت میں عمرہ کرنا کیسا؟

مجیب: ابو حفص مولانا محمد عرفان عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-1862

تاریخ اجراء: 13 محرم الحرام 1445ھ/01 اگست 2023ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا عورت استحاضہ کی حالت میں عمرہ کر سکتی ہے؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

استحاضہ میں آنے والا خون، بیماری کا خون ہوتا ہے، اس کے وہ احکام نہیں جو حیض و نفاس میں آنے والے خون کے احکام ہوتے ہیں۔ لہذا فی نفسہ عورت استحاضہ کی حالت میں عمرہ کر سکتی ہے، اور طواف کیلئے مسجد الحرام میں بھی داخل ہو سکتی ہے، اس میں کوئی حرج نہیں۔ البتہ استحاضہ میں آنے والا خون ناپاک ہوتا ہے اس سے وضو ٹوٹ جاتا ہے اور عمرہ میں چونکہ طواف بھی کرنا ہوتا ہے اور طواف چاہے وہ کسی قسم کا ہو اُس کیلئے طہارتِ حکمیہ کا پایا جانا یعنی غسل اور وضو سے ہونا واجب ہے اور بے وضو طواف کرنا حرام ہے، لہذا استحاضہ والی عورت کو اگر طواف کے دوران استحاضہ کا خون آئے تو اب اُس کیلئے کیا حکم ہو گا؟ اس میں کچھ تفصیل ہے جو کہ مندرجہ ذیل ہے۔

اگر عورت کو استحاضہ کا خون اس طرح مسلسل آرہا ہو کہ نماز کا پورا وقت گزر گیا ہو لیکن وہ کوشش کرنے کے باوجود اُس پورے وقت میں وضو کر کے نمازِ فرض ادا کرنے پر قادر نہ ہو تو اب ایسی صورت میں وہ عورت شرعاً معذور قرار پائے گی اور اب نماز کی طرح طواف کیلئے بھی اُسے یہی حکم ہو گا کہ وہ نماز کے کسی وقت میں ایک بار وضو کر لے اور اب اس وضو سے طواف ادا کرے اور اب طواف کے دوران استحاضہ کا خون نکلنے کے سبب اُس کا وضو نہیں ٹوٹے گا، ہاں اس کے علاوہ کوئی اور وضو توڑنے والی چیز پائی گئی تو وضو ٹوٹ جائے گا، یونہی جب فرض نماز کا وقت نکل جائے گا تو بھی وضو ٹوٹ جائے گا، لہذا ایسی عورت اگر طواف کر رہی ہو اور چار پھیروں کے بعد نماز کا وقت ختم ہو جائے تو اب اسے حکم ہے کہ دوبارہ وضو کرے اور جہاں سے طواف چھوڑا تھا وہاں سے ادا کرے کیونکہ جب نماز کا وقت ختم ہو گیا تو اُس کا وضو ٹوٹ گیا، اب اگر اسی حالت میں طواف کرے گی تو یہ بغیر وضو طواف کہلائے گا اور بغیر وضو طواف حرام ہے۔ اسی

طرح اگر طواف کے چار پھیروں سے پہلے وقت ختم ہو گیا ہو جب بھی وضو کر کے باقی کو پورا کرے، ہاں اس صورت میں افضل یہ ہے کہ طواف کے ساتوں پھیرے نئے سرے سے شروع کرے۔

اور اگر استحاضہ والی عورت شرعاً معذور نہ ہو یعنی عورت کو استحاضہ کا خون اس حد تک نہ آرہا ہو کہ جو اسے معذور شرعی بنادے تو ایسی صورت میں اُسے بھی ایک نارمل شخص کی طرح طواف کیلئے وضو سے ہونا ضروری ہو گا اور دورانِ طواف جب جب خون آئے تو وضو ٹوٹ جانے کی وجہ سے ہر بار طواف کو وہیں چھوڑ کر، نیا وضو کر کے طواف کرنا ہو گا۔

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُه اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

حیض کی وجہ سے بغیر احرام میقات سے گزرنا

مجیب: محمد عرفان مدنی عطاری

فتوی نمبر: WAT-1731

تاریخ اجراء: 24ذوالقعدۃالحرام1444ھ/13جون2023ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

اگر کوئی عورت ماہواری کی حالت میں ہونے کی وجہ سے بغیر احرام میقات سے گزر جائے تو کیا اُس پر دم لازم ہوگا؟ اور پاک ہونے کے بعد واپس میقات جاکر احرام کی نیت کرکے آجائے اور عمرہ ادا کرے تو کیا عمرہ ادا ہو جائے گا؟

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَایَةَ الْحَقِّ وَ الصَّوَابِ

ماہواری کی حالت میں بھی احرام کی نیت کی جاسکتی ہے، لہذا حائضہ عورت پر بھی میقات سے گزرتے ہوئے، احرام کی نیت کے ساتھ مکہ میں داخل ہونا لازم ہے، البتہ طواف کیلئے پاک ہونے کا انتظار کرے گی، جب پاک ہوکر غسل کرلے تو اب طواف کرسکتی ہے۔ اور اگر کوئی عورت ماہواری کی وجہ سے بغیر احرام کے میقات سے گزر جائے تو اُس پر بھی دم لازم ہوگا، ہاں جب واپس میقات جاکر عمرہ یا حج کے احرام کی نیت اور تلبیہ کہہ لے گی تو اس پر لازم ہونے والا دم ساقط ہو جائے گا، اور عمرہ یا حج جو بھی ادا کرے گی وہ ادا ہو جائے گا، البتہ جان بوجھ کر میقات سے بغیر احرام گزرنے کی وجہ سے گناہگار ہوگی، جس سے توبہ کرنا ضروری ہے۔

لباب المناسک میں ہے: "(وحکمھا وجوب الاحرام منھا لاحد النسکین وتحریم تاخیرہ عنھا لمن اراد دخول مکۃ أو الحرم)" ترجمہ: میقات کا حکم یہ ہے کہ جو شخص مکہ یا حرم میں داخل ہونے کا ارادہ کرے، اس کیلئے عمرہ یا حج میں سے کسی ایک کا احرام میقات سے باندھنا واجب ہے اور (جان بوجھ کر) احرام کو میقات سے مؤخر کرنا، حرام ہے۔ (لباب المناسک، فصل فی مواقیت-الصنف الاول، صفحہ 88، دار الکتب العلمیۃ: بیروت)

لباب المناسک اور اس کی شرح میں ہے: "(من جاوز وقتہ غیر محرم... فعلیہ العود) أی فیجب علیہ الرجوع (الی وقت) أی الی میقات من المواقیت (وان لم یعد فعلیہ دم... فان عاد) أی المتجاوز (سقط) أی الدم (ان لبی منہ) أی من المیقات علی فرض أنہ احرم بعدہ، والا فلا بد ان ینوی ویلبی

لیصیر محرما حینئذ" ترجمہ: جو شخص بغیر احرام کی نیت کے میقات سے گزر جائے تو اس پر کسی بھی میقات پر واپس لوٹنا واجب ہے، اور اگر واپس نہ گیا تو اس پر دم لازم ہو گا، اور اگر واپس کسی میقات پر چلا گیا اور تلبیہ کہہ لی تو دم ساقط ہو گیا یعنی جبکہ میقات سے گزرنے کے بعد (حرم میں ہی کسی جگہ) احرام کی نیت کر لی ہو اور اگر احرام کی نیت نہیں کی تو اب ضروری ہے کہ میقات پر جا کر نیت کرے اور تلبیہ کہے تاکہ وہ اُس وقت مُحرم ہو جائے۔ (لباب المناسک مع شرحہ، فصل فی مجاوزۃ المیقات بغیر احرام، صفحہ 94-95، دار الکتب العلمیۃ: بیروت)

بہار شریعت میں ہے "میقات کو واپس جا کر احرام باندھ کر آیا تو دَم ساقط اور مکہ معظمہ میں داخل ہونے سے جو اُس پر حج یا عمرہ واجب ہوا تھا اس کا احرام باندھا اور ادا کیا تو بریٔ الذّمہ ہو گیا۔" (بہار شریعت، ج 01، حصہ 6، صفحہ 1191، مکتبۃ المدینہ)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

طواف کے دوران قرآن پاک کی تلاوت کرنا کیسا؟

ریفرنس نمبر:Nor-12306 تاریخ:22-07-2022

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ طواف کرتے ہوئے قران کریم کی تلاوت کا کیا حکم ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

دورانِ طواف دیکھ کر یا بغیر دیکھے تلاوت قرآن کرنا، جائز تو ہے، البتہ افضل یہ ہے کہ اس دوران تلاوتِ قرآن کرنے کی بجائے ذکرواذکار میں مشغول رہیں۔ اس لیے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے طواف کے دوران تلاوت قرآن کرنا ثابت نہیں ہے اور متوارث طریقہ بھی یہی ہے کہ طواف کرتے ہوئے ذکرو دعا میں مشغول رہا جائے، فقہائے کرام نے اسی کو اَوْلیٰ قرار دیا ہے۔

فتاوی عالمگیری میں ہے:"عند الطواف الذکر افضل من القراءۃ کذا فی السراجیۃ"یعنی طواف کرتے ہوئے ذکر کرنا قراءت کرنے سے افضل ہے، سراجیہ میں یوں ہی ہے۔

(فتاوی عالمگیری، جلد1، صفحہ227، مطبوعہ پشاور)

ردالمحتار میں ہے:"اقول الحاصل من ھذہ النقول التی ذکرناھا آنفا ان القراءۃ خلاف الاولی ، وان الذکر افضل منھا ماثوراً اَوْ لَا کما ھو مقتضی الاطلاق"یعنی میں کہتا ہوں ہم نے جو نقول ابھی پیش کیں، ان کا حاصل یہ ہے کہ طواف میں قراءت کرنا خلافِ اَوْلیٰ ہے اور ذکر کرنا قراءت کرنے سے افضل ہے، چاہے ذکر ماثور ہو یا غیر ماثور، جیسا کہ اطلاق کا تقاضا ہے۔ (ردالمحتار مع الدر المختار، جلد3، صفحہ583، مطبوعہ کوئٹہ)

فتح القدیر میں ہے:"لم یثبت عنہ فی الطواف قراءۃ بل الذکر وھو المتوارث عن السلف والمجمع علیہ فکان اولی" یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے طواف کرتے ہوئے قراءت کرنا ثابت نہیں، بلکہ ذکر کرنا (ثابت ہے) اور یہی اَسلاف کا طریقہ رہا ہے، اور اسی پر اِجماع ہے، لہذا ذکر ہی اَولیٰ ہے۔

(فتح القدیر، جلد2، صفحہ390، مطبوعہ کوئٹہ)

مناسک ملا علی قاری میں ہے:"(یکون فی طوافہ۔۔۔ ذاکرا)۔۔۔۔ ھو افضل من قراءۃ القرآن من حیث عملہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الاطوفۃ الواقعۃ فی حجہ وعمرتہ" یعنی طواف میں ذکر کرتا رہے، طواف کے دوران ذکر کرنا قرآن کی تلاوت سے اس اعتبار سے افضل ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے حج وعمرے کے طوافوں میں یہی عمل کیا۔

(ملتقطا مناسک ملا علی قاری، صفحہ190، مطبوعہ مکۃ المکرمہ)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــہ

المتخصص فی الفقہ الاسلامی

فرحان احمد عطاری مدنی

22ذو الحجۃ الحرام1443ھ/22جولائی2022ء

الجواب صحیح

مفتی ابو محمد علی اصغر عطاری

طواف زیارت کے بعد مخصوص ایام شروع ہوجائیں تو!

مجیب: مفتی محمد قاسم عطّاری

تاریخ اجراء: ماہنامہ فیضان مدینہ جولائی2022

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین اس بارے میں کہ ایک خاتون نے حج کیا، طوافِ زیارت کے بعد آرام کرنے کے لئے ہوٹل آئی، تو ہوٹل پہنچنے کے بعد اسے حیض آگیا، اس نے کسی سے مسئلہ پوچھا، تو بتایا گیا کہ ناپاکی کی حالت میں سعی کرنا درست نہیں ہے، لہٰذا وہ مکہ شریف میں ہوٹل میں ہی ٹھہری رہی، جب پانچ چھ دن بعد حیض سے پاک ہوئی، تو اس نے سعی کی اور اپنے وطن آگئی، تو اس صورت میں کیا اس کا حج ادا ہوگیا اور سعی میں تاخیر کرنے کی وجہ سے کوئی کفارہ لازم ہوگا؟ طواف زیارت پاکی کی حالت میں ہی کیا تھا۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

پوچھی گئی صورت میں اس خاتون کا حج (دیگر شرائط کی موجودگی میں) ادا ہوگیا اور سعی میں تاخیر کرنے کی وجہ سے کوئی گناہ یا کفارہ لازم نہ آیا۔ تفصیل اس کی یہ ہے کہ صفا و مروہ کے مابین سعی کرنا حج کے واجبات میں سے ہے، لیکن حج کا یہ واجب غیر مؤقت ہے، یعنی اس کی ادائیگی کے لئے کوئی انتہائی وقت مقرر نہیں، لہٰذا جس طواف کے بعد سعی کر سکتے ہیں، اس طواف کے بعد کتنی ہی تاخیر ہوجائے، یہ واجب ساقط نہیں ہوگا، حتی کہ اگر کسی نے مناسکِ حج ادا کئے اور سعی کئے بغیر اپنے وطن لوٹ آیا، پھر واپس جاکر سعی کرلی، تو اس کا واجب ادا ہوجائے گا، لیکن خیال رہے! بلا عذرِ شرعی سعی کا ترک گناہ اور دَم لازم ہونے کا سبب ہے۔ یہاں ترکِ سعی کا تحقق خروجِ مکہ سے ہوگا، یعنی جب تک مکہ میں ہے، سعی کا تارک نہیں کہلائے گا، لہٰذا مکہ میں جتنا عرصہ رہے، سعی میں تاخیر کی وجہ سے نہ گناہ گار ہے اور نہ دم لازم ہوگا، (البتہ بغیر عذر اسے طواف سے مؤخر کرنا مکروہ وخلافِ سنت ہے) اور اگر سعی چھوڑ کر مکہ سے چلا آئے، تو اب سعی کا تارک قرار پائے گا اور بلا عذرِ شرعی ایسا کرنے پر گناہ گار ہوگا اور اس پر دم بھی واجب ہوجائے گا

، ہاں! اگر واپس آکر سعی کرلے، تو واجب ادا ہو جانے کی وجہ سے لازم شدہ دَم ساقط ہو جائے گا اور جو گناہ ہوا اس سے توبہ بھی کرے۔

اس تفصیل سے صورتِ مسئولہ کا جواب واضح ہو گیا کہ جب وہ خاتون طوافِ زیارت کے بعد مکہ شریف میں ہی ٹھہری رہی اور اس نے مکہ سے نکلنے اور وطن واپس آنے سے پہلے سعی کرلی، تو بلاشبہ اس کا واجب ادا ہو گیا اور اس تاخیر کی وجہ سے نہ سعی کی تارک کہلائی اور نہ کوئی گناہ یا کفارہ لازم آیا۔

نوٹ: جس نے حیض کی حالت میں سعی درست نہ ہونے کا مسئلہ بتایا، اس نے غلط کہا۔ درست مسئلہ یہ ہے سعی کے لئے طہارت شرط نہیں، لہٰذا مذکورہ صورت میں اگر وہ خاتون حیض کی حالت میں بھی سعی کرلیتی، تب بھی سعی ادا ہو جاتی۔

تنبیہ: سعی چھوڑ کر مکہ سے چلے جانے اور پھر واپس آکر سعی کرنے پر یہ خیال رکھنا بھی ضروری ہے کہ اگر میقات کے اندر سے ہی واپس لوٹے، تو بغیر احرام کے بھی آسکتا ہے، البتہ اگر میقات کے باہر سے واپس آئے، تو احرام کے ساتھ آنا ہوگا کما فی عامۃ الکتب۔

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

طواف کے دوران عورت کو حیض آجائے تو کیا کرے؟

مجیب: محمد عرفان مدنی عطاری

فتوی نمبر: WAT-1682

تاریخ اجراء: 05ذوالقعدۃ الحرام1444ھ/26مئی2023ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

طواف کے دوران عورت کو حیض آجائے تو کیا حکم ہے؟ نیز عمرہ تو اب حیض ختم ہونے کے بعد ہی مکمل ہو گا لیکن اب احرام کی حالت میں اتنے دن کیسے گزارے؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

اگر عورت کو طواف کے دوران حیض آجائے تو اُس کے لیے حکم شرعی یہ ہے کہ طواف کو وہیں چھوڑ دے اور فوراً ہی مسجد سے باہر آجائے، اور اب صبر و رضا کے ساتھ احرام کی پابندیوں کا خیال رکھتے ہوئے ناپاکی کے ایام گزارے، اللہ تعالی کی رحمت سے امید ہے کہ اس تکلیف پر صبر کرنے کی صورت میں اُسے اجر و ثواب عطا فرمائے، پھر جب حیض سے فارغ ہو جائے تو غسل کر کے طواف کرے، اب اگر طواف کے چار پھیرے مکمل ہونے سے پہلے حیض آیا تھا تو اس صورت میں اسے اختیار ہے کہ چاہے تو ساتوں پھیرے نئے سرے سے شروع کرے اور چاہے تو جہاں سے چھوڑا تھا، وہیں سے شروع کر لے، اور اگر چار یا اس سے زیادہ پھیرے مکمل ہو گئے تھے تو اب نئے سرے سے طواف کرنے کی اجازت نہیں، بلکہ جہاں سے چھوڑا تھا، وہیں سے شروع کرنا ہو گا۔

در مختار میں ہے: ”لو خرج منه۔۔۔ثم عاد بَنٰی“ ترجمہ: اگر طواف چھوڑ کر چلا گیا، پھر لوٹا تو اسی پر بِنا کرے گا۔

علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ در مختار کی اس عبارت (بَنٰی) کے تحت فرماتے ہیں: ”أي علی ما کان طافه، ولا یلزمه الاستقبال۔قلت: ظاهره انه لو استقبل لا شئی علیه فلا یلزمه اتمام الاول۔۔۔ثم رأیت فی اللباب ما یدل علیه حیث قال فی فصل مستحبات الطواف: ومنها استئناف الطواف لو قطعه أو فعله علی وجه مکروه۔قال شارحه: لو قطعه أي ولو بعذر، والظاهر انه مقید بما قبل اتیان اکثره“ ترجمہ: یعنی جہاں سے طواف چھوڑا تھا وہیں سے شروع کرے گا، نئے سرے سے کرنا ضروری نہیں۔ میں کہتا ہوں اس کا ظاہر یہ ہے کہ

اگر نئے سرے سے شروع کرے تو اس پر کچھ حرج نہیں، لہذا پہلے طواف کو مکمل کرنا اس پر لازم نہیں۔ پھر میں نے لباب میں وہ عبارت دیکھی جو اس پر دلالت کرتی ہے، کہ انہوں نے طواف کے مستحبات والی فصل میں فرمایا: طواف کے مستحبات میں نئے سرے سے طواف کو شروع کرنا (بھی) ہے اگر اس نے طواف کو (بیچ سے) چھوڑ دیا یا اسے مکروہ طریقے سے کیا۔ اس کے شارح نے فرمایا: کہ جو مصنف نے طواف چھوڑنے کا ذکر کیا ہے تو اس سے مراد ہے کہ اگرچہ کسی عذر کے سبب چھوڑا ہو۔ اور ظاہر یہی ہے کہ نئے سرے سے شروع کرنا، طواف کے اکثر پھیروں کو مکمل کرنے سے پہلے چھوڑنے کے ساتھ مقید ہے۔ (درمختار مع ردالمحتار، جلد3، صفحہ582، مطبوعہ: کوئٹہ)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

عورت کا حیض کی حالت میں عمرہ کرنا

مجیب: مولانا فرحان احمد عطاری مدنی

فتوی نمبر: Web-1047

تاریخ اجراء: 04 ربیع الثانی 1445ھ /20 اکتوبر 2023ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

عورت کا حیض کی حالت میں عمرہ کرنے کا کیا حکم ہے؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

عمرے کی ادائیگی کرتے ہوئے طواف کرنا اس کا رکن یعنی فرض ہے، اور واجباتِ طواف میں سے ایک واجب نجاست حکمیہ یعنی حیض و نفاس اور جنابت وغیرہ سے پاک ہونا ہے۔ لہٰذا عورت حیض کی حالت میں عمرے کا طواف ہر گز نہ کرے بلکہ مسجد شریف میں بھی داخل نہ ہو ورنہ گناہگار ہوگی۔ البتہ یہ ذہن میں رکھیں کہ حیض کی حالت میں عمرے کا احرام باندھنا جائز ہے، یونہی اگر پاکی کی حالت میں احرام باندھا ہو تو محض حیض آنے سے احرام کی پابندیاں ختم نہیں ہوں گی، ان دونوں صورتوں میں عورت پر لازم ہے کہ وہ پاک ہونے کا انتظار کرے جب پاک ہو جائے تو طہارت کی حالت میں تمام افعال عمرہ ادا کر کے عمرہ مکمل کرے۔ یاد رہے اگر عورت نے حیض کی حالت میں طواف اور بقیہ ارکان ادا کر لیے تو اس کا عمرہ ادا ہو جائے گا مگر وہ گناہ گار ہوگی۔ نیز اس پر لازم ہوگا کہ جب تک مکہ مکرمہ میں ہے اس طواف کا اعادہ کرے، اگر طواف کا اعادہ کیے بغیر وطن چلی گئی تو واجب کے ترک کے سبب اس پر دم لازم ہوگا۔

فتاوی عالمگیری میں ہے: "واما رکنھا: فالطواف" یعنی: عمرہ کا رکن طواف ہے۔ (فتاوی عالمگیری، جلد 3، صفحہ 262، مطبوعہ بیروت)

ارشاد الساری میں ہے: "(طواف العمرۃ وھو رکن فیھا) ای فرض" یعنی: عمرے کا طواف عمرے میں رکن یعنی فرض ہے۔ (ارشاد الساری الی مناسک ملا علی قاری، صفحہ 97، مطبوعہ بیروت)

بحر الرائق میں ہے: "ان الحیض یتعلق بالاحکام: الرابع عشر یحرم الطواف من جھتین دخول المسجد وترک الطھارۃ لہ" یعنی: بیشک وہ احکام جو حیض سے تعلق رکھتے ہیں، چودھواں یہ ہے کہ حالت حیض

میں دووجہوں سے طواف حرام ہو جاتا ہے، مسجد میں داخل ہونے اور طہارت کے نہ پائے جانے کی وجہ سے۔(البحر الرائق، جلد1، صفحہ336، مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ)

مناسک ملا علی قاری میں طواف کے واجبات بیان کرتے ہوئے فرمایا: "الاول الطهارة عن الحدث الاکبر والاصغر۔۔۔ثم اذا اثبت ان الطهارة عن النجاسة الحکمية وواجبة فلو طاف معها يصح عندنا" یعنی طواف کے واجبات میں سے پہلی شرط حدث اصغر یعنی بے وضو ہونے اور حدث اکبر یعنی حیض ونفاس اور جنابت سے پاک ہونا ہے۔۔۔پھر جب یہ ثابت ہو گیا کہ نجاست حکمیہ سے پاک ہونا واجب ہے تو اگر اس نے اسی حالت میں طواف کیا تو طواف ادا ہو جائے گا۔(مناسک ملا علی قاری، ص213، مطبوعہ مکۃ المکرمہ)

ارشاد الساری میں طواف کے محرمات کو بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: "(الطواف جنبا او حائض او نفساء) حرام اشد حرمة" یعنی: حالت جنب، حیض اور نفاس میں طواف حرام اشد حرام ہے۔(ارشاد الساری الی مناسک ملا علی قاری، صفحہ112، مطبوعہ بیروت)

محیط برھانی میں ہے: "اذا طاف للعمرة محدثا او جنبا فما دام بمكة يعيد الطواف لان الطواف ركن العمرة كطواف الزيارة في الحج وان رجع الى اهله ولم يعد ففي المحدث يلزمه الشاة وفي الجنب ۔۔۔وفي الاستحسان يكفيه شاة" یعنی: اگر کسی نے عمرے کا طواف بے وضو یا جنابت کی حالت میں کیا تو جب تک مکہ مکرمہ میں ہے دوبارہ طواف کرے کیونکہ طواف عمرے کا رکن ہے جیسا کہ حج میں طواف زیارت ہوتا ہے اور اگر اپنے گھر کو لوٹ گیا تو بے وضو طواف کرنے کی صورت میں ایک بکری اور اسی طرح جنبی کو بھی استحساناً ایک بکری بطور دم دینا لازم ہے۔(المحیط البرھانی، جلد3، صفحہ453، مطبوعہ بیروت)

ابو محمد مفتی علی اصغر عطاری مدنی دامت برکاتھم العالیہ اپنی تصنیف 27 واجبات حج میں فرماتے ہیں: "اگر کسی نے تمام یا اکثر پھیرے عمرے کے طواف میں جنابت حیض یا نفاس کی حالت میں کیے تو مکہ مکرمہ میں رہتے ہوئے پاکی کی حالت میں اعادہ کرنا واجب ہے اور اگر بے وضو حالت میں کئے تو پاکی کی حالت میں اعادہ کرنا مستحب ہے اعادہ نہ کیا تو مذکورہ تمام صورتوں میں ایک دم دینا لازم ہو گا۔" (27 واجبات حج، صفحہ152، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ کراچی)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

عورت کے لیے حرم شریف کے اندر مسجد میں نماز پڑھنا افضل ہے یا ہوٹل میں؟

مجیب: مولانا محمد شفیق عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-1828

تاریخ اجراء: 29ذوالحجۃالحرام1444ھ/18جولائی2023ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

عورتوں کو حرم شریف میں نماز اپنے ہوٹل میں پڑھنی چاہیے یا مسجد الحرام میں، اسی طرح مدینہ منورہ میں۔ زیادہ فضیلت کس میں ہے؟

بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

عورتوں کو عام حکم یہی ہے کہ نمازیں اپنے گھروں میں ادا کریں، اور نمازوں کے لئے مسجد میں جانے کی ممانعت ہے چاہے وہ عورت حرمین طیبین میں ہو یا کسی اور مقام پر۔ لہذا نمازوں کے لئے مسجد حرام، یا مسجد نبوی شریف میں نہ جائیں کہ مقصود ثواب ہے اور خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عورت کو میری مسجد میں نماز پڑھنے سے زیادہ ثواب گھر میں پڑھنے کا ہے۔ لہذا نمازیں اپنے ہوٹل میں ہی پڑھیں، ہاں عورتیں باپردہ، آداب واحترام کا خیال رکھتے ہوئے مکہ معظمہ میں روزانہ طواف کے لئے، اسی طرح مدینہ منورہ صبح وشام صلوۃ وسلام کے لئے حاضر ہوتی رہیں۔

ابوداود شریف کی حدیث مبارک ہے "عن عبد اللہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم قال صلاۃ المرأۃ فی بیتھا افضل من صلاتھا فی حجرتھا وصلاتھا فی مخدعھا افضل من صلاتھا فی بیتھا"

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا عورت کا دالان میں نماز پڑھنا صحن میں پڑھنے سے بہتر ہے اور کوٹھری میں دالان سے بہتر ہے۔ (ابوداود شریف، جلد نمبر1، صفحہ نمبر196، حدیث نمبر570، دارالکتب العلمیۃ، بیروت)

بخاری شریف کی حدیث مبارک میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ارشاد فرماتی ہیں: "لو ادرک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ما احدث النساء لمنعھن المسجد کما منعت نساء بنی اسرائیل"

ترجمہ: اگر نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ملاحظہ فرماتے جو باتیں عورتوں نے اب پیدا کی ہیں، تو ضرور انھیں مسجد سے منع فرمادیتے جیسے بنی اسرائیل کی عورتیں منع کردی گئیں۔(بخاری شریف، جلد نمبر1، صفحہ نمبر120، مطبوعہ: کراچی)

مراقی الفلاح میں ہے"ولا یحضرن الجماعات لما فیہ من الفتنۃ۔"اس کے تحت حاشیۃ الطحطاوی میں ہے "قولہ: (ولا یحضرن الجماعات) لقولہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صلاۃ المرأۃ فی بیتھا افضل من صلاتھا فی حجرتھا وصلاتھا فی مخدعھا افضل من صلاتھا فی بیتھا۔اھ۔فالافضل لھا ما کان استر لھا لا فرق بین الفرائض وغیرھا کالتراویح۔۔۔۔۔قال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: بیوتھن خیر لھن لو کن یعلمن۔"(ملتقطاً) ترجمہ: عورتیں جماعت میں حاضر نہ ہوں اس لئے کہ ان کے آنے میں فتنہ اور برائی پھیلنے کا امکان ہے عورتوں کو اسلئے بھی جماعت میں نہیں آنا چاہئے کیونکہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا عورت کا کمرے میں پڑھنا، گھر کے کنارہ میں نماز پڑھنے سے افضل ہے اور عورت کا اپنے کمرے کی کوٹھری میں نماز پڑھنا، کمرے میں نماز پڑھنے سے افضل ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ جس قدر چھپ سکتی ہے اتنا ہی افضل ہے اور اس میں فرائض اور غیر فرائض جیسے تراویح کا کوئی فرق نہیں۔اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے کہ عورتوں کیلئے گھر ہی بہتر ہے اگر یہ جانتی ہوتیں۔(حاشیۃ الطحطاوی علی المراقی، ص305، مطبوعہ: کراچی)

صدر الشریعہ، بدر الطریقہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: "عورتیں نماز فرودگاہ (یعنی قیام گاہ) ہی میں پڑھیں۔ نمازوں کیلئے جو دونوں مسجدِ کریم میں حاضر ہوتی ہیں نادانی ہے کہ مقصود ثواب ہے اور خود حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عورت کو میری مسجد میں نماز پڑھنے سے زیادہ ثواب گھر میں پڑھنا ہے۔ہاں، عورتیں مکہ معظمہ میں روزانہ ایک بار رات میں طواف کرلیا کریں اور مدینہ طیبہ میں صبح و شام صلوٰۃ وسلام کے لئے حاضر ہوتی رہیں۔"(بہارشریعت، جلد1، حصہ6، صفحہ1112، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

کیا فی زمانہ سفری سہولیات کے پیشِ نظر عورت بغیر محرم سفر حج کر سکتی ہے؟

1

تاریخ: 05-06-2020 ریفرنس نمبر: Lar 9726

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ زید کا کہنا ہے کہ آج کے دور میں سفر میں بہت سہولیات پیدا ہو چکی ہیں، سفر آسان، محفوظ اور تیز ہو چکا ہے اور حج کے لیے عورتوں کے حکومتی سطح پر گروپس تیار کیے جاتے ہیں، تو عورتیں محفوظ ہوتی ہیں، لہذا آج کے دور میں عورت بغیر محرم کے سفر حج کر سکتی ہے اور احادیث میں جو بغیر محرم کے سفر کی ممانعت ہے وہ پہلے دور کے اعتبار سے ہے جب سفر اونٹوں گھوڑوں پر ہوتا تھا، سفر کرنے میں کئی کئی دن لگ جاتے تھے اور غیر محفوظ بھی ہوتا تھا اور وہ اپنی دلیل کے طور پر یہ روایت بھی بیان کرتا ہے کہ: "قال فإن طالت بک حياة، لترين الظعينة ترتحل من الحيرة، حتى تطوف بالكعبة لا تخاف أحدا إلا الله۔۔۔قال عدي: فرأيت الظعينة ترتحل من الحيرة حتى تطوف بالكعبة لا تخاف إلا الله" ترجمہ: نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے (حضرت عدی رضی اللہ تعالی عنہ سے) ارشاد فرمایا: اگر تمہاری عمر لمبی ہوئی، تو تم اونٹ پر سوار عورت کو دیکھو گے کہ وہ حیرہ سے سفر کرے گی، یہاں تک کہ کعبہ کا طواف کرے گی اس حال میں کہ اسے اللہ تعالی کے سوا کسی کا خوف نہیں ہو گا، حضرت عدی رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا: میں نے اونٹ پر سوار عورت کو دیکھا جو حیرہ سے چل کر خانہ کعبہ کا طواف کر رہی تھی اس حال میں کہ اسے اللہ تعالی کے سوا کسی کا خوف نہیں تھا۔

(صحیح البخاری، کتاب المناقب، باب علامات النبوۃ فی الاسلام، ج04، ص197، دار طوق النجاۃ)

زید اس سے استدلال کرتے ہوئے کہتا ہے کہ اس سے پتا چلا جب امن وامان اور محفوظ سفر ہو، تو عورت تنہا سفر حج کر سکتی ہے۔ شرعی رہنمائی فرمائیں کہ زید کا یہ استدلال درست ہے یا نہیں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

زید کا یہ استدلال اور عندیہ شرعا درست نہیں ہے۔ جس کی چند وجوہ درج ذیل ہیں:

(الف) نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے یہ خبر عطا فرمائی تھی کہ ایسا ہو گا، لیکن یہ کہاں فرمایا کہ ایسا شرعا درست ہو گا اور اس وقت عورتوں کو بغیر محرم سفر شرعی کرنے کی اجازت ہو گی، جبکہ اس کے مقابل واضح طور پر احادیث میں بغیر محرم سفر کی ممانعت فرمائی ہے۔

(ب) نیز سوال میں مذکور روایت میں تو عورت کے تنہا سفر کرنے کا ذکر ہے، جبکہ زید رفقا اور خواتین کے گروپ کے ساتھ سفر کرنے کی بات کر رہا ہے، تو زید کا موقف اس روایت کے بھی مطابق نہیں۔

(ج) نیز زید نے آج کے دور کی بات کی ہے، جبکہ سوال میں مذکور روایت میں تو پچھلے دور کی بات ہے اور سوال میں موجود روایت کے مطابق اس وقت اتنا پر امن دور تھا کہ تنہا عورت کو سفر کرنے کی صورت میں کسی لٹیرے وغیرہ کا خوف نہیں تھا، جبکہ ہمارے اس دور میں امن کی یہ حالت نہیں ہے کہ بغیر کسی کی معیت کے عورت تنہا اتنا سفر کرے اور اسے کسی لٹیرے وغیرہ کا خوف ہی نہ ہو، تو یوں بھی زید کا استدلال درست نہیں۔

(د) نیز زید بھی صرف سفر حج بغیر محرم کرنے کا ذکر کر رہا ہے، جبکہ بعض روایات میں غیر حج کے بھی عورت کے تنہا سفر کرنے کا واقعہ بیان کیا گیا ہے، تو اگر زید کے طریقہ استدلال کو اختیار کیا جائے، تو اس کا مطلب یہ ہو گا کہ غیر سفر حج کے لیے بھی عورت بغیر محرم کے سفر کر سکتی ہے، جبکہ یہ بات اجماع کے خلاف ہے۔

عورت کو بغیر محرم کے سفر کرنے سے ممانعت کے متعلق روایات:

صحیح بخاری میں ہے: ”قال النبي صلى الله عليه وسلم: لا تسافر المرأة إلا مع ذي محرم، ولا يدخل عليها رجل إلا ومعها محرم، فقال رجل: يارسول الله إني أريد أن أخرج في جيش كذا

وکذا وامرأتي ترید الحج، فقال: اخرج معها"ترجمہ: نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: عورت بغیر محرم کے سفر نہ کرے اور محرم کی غیر موجودگی میں کوئی اس کے پاس نہ آئے، اس پر ایک شخص نے عرض کی: یارسول اللہ عزوجل وصلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم! میں فلاں فلاں لشکر میں جانا چاہتا ہوں اور میری عورت حج کرنا چاہتی ہے، پس آپ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اپنی عورت کے ساتھ جاؤ۔ (صحیح البخاری، باب حج النساء، ج03، ص19، دارطوق النجاۃ)

مزید بخاری شریف میں ہے:"ولا تسافرن امرأۃ إلا ومعها محرم، فقام رجل فقال: یارسول اللہ، اکتتبت في غزوۃ کذا وکذا، وخرجت امرأتي حاجۃ، قال: اذھب فحج مع امرأتک" ترجمہ: اور ہرگز کوئی عورت بغیر محرم کے سفر نہ کرے، اس پر ایک شخص کھڑا ہو کر عرض گزار ہوا، میرا نام فلاں فلاں غزوے میں لکھا گیا ہے اور میری عورت حج کے ارادے سے نکلی ہے، آپ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم جاؤ اور اپنی عورت کے ساتھ حج کرو۔ (صحیح البخاری، کتاب الجھاد، ج04، ص59، دارطوق النجاۃ)

صحیح مسلم شریف میں یہی روایت یوں بیان کی گئی ہے:"ولا تسافر المرأۃ إلا مع ذي محرم، فقام رجل، فقال: یارسول اللہ، إن امرأتي خرجت حاجۃ، وإني اکتتبت في غزوۃ کذا وکذا، قال: انطلق فحج مع امرأتک" ترجمہ: اور عورت بغیر محرم کے سفر نہ کرے، پس ایک شخص کھڑے ہو کر عرض گزار ہوا: یارسول اللہ عزوجل وصلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم میری عورت حج کے لیے نکلی اور میرا نام فلاں غزوے میں لکھا گیا ہے، آپ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جاکر اپنی عورت کے ساتھ حج کرو۔ (صحیح مسلم، باب سفر المراۃ مع محرم الی حج وغیرہ، ج02، ص978، دار احیاء التراث العربی، بیروت)

غیر حج کے لیے عورت کے سفر کا واقعہ:

ترمذی شریف میں ہے:"فإني لا أخاف علیکم الفاقۃ، فإن اللہ ناصرکم ومعطیکم حتی تسیر الظعینۃ فیما بین یثرب والحیرۃ أو أکثر ما یخاف علی مطیتها السرق"ترجمہ: مجھے تم پر فاقہ کا کوئی خوف نہیں ہے، کیونکہ اللہ تعالی تمہارا مددگار اور تمہیں عطا فرمانے والا ہے، یہاں تک کہ اونٹ

پر سوار عورت یثرب اور حیرہ کے درمیان کی مسافت یا اس سے زیادہ کی مسافت اس حال میں طے کرے گی کہ اس کی سواری پر چور کا خوف نہیں ہوگا۔ (جامع ترمذی، ابواب تفسیر القرآن، ج05، ص53، بیروت)

زید کی ذکر کردہ روایت کے جوابات:

جو حدیث پاک زید نے اپنے استدلال میں پیش کی ہے، اس کے جواب میں محقق علی الاطلاق، حضرت علامہ امام ابن ہمام علیہ الرحمۃ فتح القدیر میں فرماتے ہیں: "وأما حديث عدي بن حاتم، فليس فيه بيان حكم الخروج فيه ما هو ولا يستلزمه، بل بيان انتشار الأمن، ولو كان مفيدا لاباحة كان نقيض قولهم فإنه يبيح الخروج بلا رفقة ونساء ثقات "ترجمہ: اور جہاں تک معاملہ حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالی عنہ کی روایت کا ہے، تو اس روایت میں اس دور میں سفر کرنے کا حکم بیان نہیں کیا گیا کہ حکم کیا ہے؟ اور نہ یہ اس کو مستلزم ہے، بلکہ اس میں تو امن وامان کے عام ہونے کا بیان ہے اور اگر بالفرض اس میں سفر کرنے کے حکم کا بیان ہو، تو یہ شوافع کے موقف کے برخلاف ہوگا کہ اس صورت میں روایت بغیر رفقاء اور ثقہ عورتوں کے تنہا عورت کو سفر کرنے کی اجازت ثابت کرے گی۔ (جبکہ شوافع کے نزدیک تو عورت ثقہ عورتوں کے ساتھ سفر کر سکتی ہے، تنہا سفر نہیں کر سکتی) (فتح القدیر، کتاب الحج، ج02، ص421، دار الفکر، بیروت)

بنایہ شرح ہدایہ میں اس کے تحت ہے: "قلت: حديث عدي هذا يدل على الوقوع، ولا يدل على الجواز بوجه من وجوه الدلالة بمطابقته، ولا بالتزامه؛ لأنه ورد في معرض الثناء على الزمان بالأمن والعدل، وذكر خروج المرأة على ذلك بلا خفير لبيان الاستدلال عليه، ولا يقال: تأخير البيان عن وقت الحاجة لا يجوز؛ لأنا نقول: ما أخره بل بين حرمة خروجها في عدة أحاديث صحيحة ثابتة. "ترجمہ: میں کہتا ہوں: حدیث عدی اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ ایسا معاملہ وقوع پذیر ہوگا اور اس میں دلالت کے کسی طریقہ کے مطابق نہ دلالت مطابقیہ کے مطابق اور نہ دلالت التزامیہ کے مطابق اس کے جواز کی دلیل نہیں ہے، کیونکہ اس روایت میں اس زمانے کے عدل اور امن وامان کے ذریعے اس کی تعریف بیان کی گئی ہے اور اس عدل وامن وامان پر استدلال کے طور پر بیان کیا گیا ہے

کہ عورت بغیر کسی محافظ کے سفر کرے گی، اور یہ اعتراض نہیں کیا جائے گا کہ وقت حاجت سے بیان کو موئخر کرنا، جائز نہیں ہوتا، کیونکہ ہم کہیں گے کہ آپ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے بیان کو موخر نہیں فرمایا، بلکہ کئی احادیث صحیحہ ثابتہ میں عورت کے تنہا سفر کی حرمت کو بیان فرمایا ہے۔

(البنایۃ شرح الھدایۃ، کتاب الحج، ج04، ص153، دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

تبیین الحقائق میں ہے: "وحديث عدي يدل على الوقوع وليس فيه دلالة على الجواز فلا يلزم حجة وهذا لأنه - عليه الصلاة والسلام - ساق الكلام لبيان أمن الطريق من العدل لا لبيان أنها يجوز لها أن تسافر بغير محرم ولا زوج، نظيره قوله - عليه الصلاة والسلام - فبه ليأتين على الناس زمان تسير الظعينة من مكة إلى الحيرة لا يأخذ أحد بخطام راحلتها الحديث **وأجمعوا أنها لا يحل لها أن تسير من مكة إلى الحيرة ولا من بلد إلى بلد آخر بالقياس عليه**" ترجمہ: اور حضرت عدی رضی اللہ تعالی عنہ والی روایت صرف اس پر دلالت کرتی ہے کہ ایسا واقع ہو گا اور اس میں اس کے جائز ہونے کی دلیل نہیں ہے، پس یہ ہمارے خلاف حجت نہیں بن سکتی اور یہ اس لیے ہے کہ آپ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے کلام مبارک اس زمانے میں عدل وانصاف کی وجہ سے راستے کے امن کو بیان کرنے کے لیے فرمایا ہے، نہ یہ بیان کرنے کے لیے کہ اسے بغیر محرم اور شوہر کے سفر کرنا، جائز ہو گا، اس کی نظیر آپ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کا یہ فرمان ہے کہ لوگوں پر ایک زمانہ آئے گا کہ اونٹ پر سوار عورت مکہ سے حیرہ کی طرف سفر کرے گی اس کی سواری کی نکیل کو کوئی تھامنے والا نہیں ہو گا **اور سب کا اجماع ہے کہ اس پر قیاس کرتے ہوئے عورت کے لیے مکہ سے حیرہ کی طرف اور کسی شہر سے دوسرے شہر کی طرف سفر کرنا حلال نہیں ہے۔**

(تبیین الحقائق، کتاب الحج، ج02، ص06، القاھرۃ)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــہ

المتخصص فی الفقہ الاسلامی

محمد عرفان مدنی

13 شوال المکرم 1441ھ/05 جون 2020ء

الجواب صحیح

مفتی محمد ھاشم خان عطاری

احرام سے پہلے غسل کرنے کا حکم

مجیب: ابو حذیفہ محمد شفیق عطاری

فتوی نمبر: WAT-1039

تاریخ اجراء: 05صفر المظفر 1444ھ/02ستمبر 2022ء

دارالافتاء اہلسنت
(دعوت اسلامی)

سوال

احرام پہننے سے پہلے غسل کرنا ضروری ہے یا وضو بھی کر سکتے ہیں؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَ الصَّوَابِ

احرام پہننے سے پہلے اچھی طرح مل کر غسل کرنا چاہیے لیکن اگر کوئی یہ غسل نہ کرے، صرف وضو کر لے، تب بھی جائز ہے۔ بہار شریعت میں ہے: ''مسواک کریں اور وضو کریں اور خوب مل کر نہائیں، نہ نہا سکیں، تو صرف وضو کریں، یہاں تک کہ حیض و نفاس والی اور بچے بھی نہائیں اور باطہارت احرام باندھیں۔'' (بہار شریعت، ج1، حصہ6، ص1071، مکتبۃ المدینہ)

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُه اَعْلَم صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم

احرام کی حالت میں عورت کا دستانے اور موزے پہننا

مجیب: مولانا محمد سعید عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-2546

تاریخ اجراء: 27 شعبان المعظم 1445ھ / 09 مارچ 2024ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

احرام کی حالت میں عورتیں دستانے پہن سکتی ہیں یا نہیں؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

احرام کی حالت میں عورتوں کے لئے دستانے اور موزے پہننے کی اجازت ہے، اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

المبسوط للسرخسی میں ہے "ولا بأس لها أن تلبس القفازين هكذا روي عن سعد بن أبي وقاص - رضي الله عنه - أنه كان يلبس بناته القفازين في الإحرام" ترجمہ: حالتِ احرام میں عورت کے لئے دستانے پہننے میں کوئی حرج نہیں، جیسا کہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ آپ احرام کی حالت میں اپنی بیٹیوں کو دستانے پہناتے تھے۔ (المبسوط للسرخسی، ج 4، ص 128، دار المعرفة، بیروت)

بہار شریعت میں ہے "(احرام میں) عورت کو چند باتیں جائز ہیں:۔۔۔ دستانے، موزے، سلے کپڑے پہننا۔" (بہار شریعت، ج 1، حصہ 6، ص 1083، مکتبۃ المدینۃ، کراچی)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

حالتِ حیض میں احرام کی نیت

مجیب: مولانا شفیق صاحب زید مجدہ

مصدق: مفتی قاسم صاحب مدظلہ العالی

تاریخ اجراء: ماہنامہ فیضان مدینہ ستمبر 2017

دَارُالاِفْتَاءاَہْلسُنَّت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس بارے میں کہ اگر کوئی عورت پاکستان سے عمرہ پر جانے کا ارادہ رکھتی ہے تو جس وقت روانگی ہو اس دن وہ حیض کی حالت میں ہو تو کیا کیا جائے؟ کیا احرام اس حالت میں باندھا جا سکتا ہے؟ نیز اسی حالت میں غُسل کیا جائے گا جیسا کہ عام حالت میں بھی غسل کر کے احرام باندھا جاتا ہے اس بارے میں رہنمائی فرمائیں؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

حالتِ حیض میں بھی احرام کی نیّت (Intention) ہو سکتی ہے اور جو عورت عمرہ کے لئے ہی پاکستان سے سفر کر رہی ہے اس پر لازم ہے کہ احرام کے بغیر میقات سے نہ گزرے، اور حالتِ حیض میں ہونا، احرام سے مانع نہیں ہے، اور حالتِ حیض یا نِفاس والی عورت کو بھی حکم ہے کہ احرام سے پہلے غسل بھی کرے کیونکہ یہ غسل طَہارت کے لئے نہیں ہے بلکہ صفائی، سُتھرائی اور اپنے آپ سے بدبو کو دور کرنے کے لئے ہے۔

اس حالت میں چونکہ عورت پر قراٰن کی تلاوت کرنا، نماز پڑھنا، مسجد میں جانا، طواف کرنا یہ سب کام حرام ہیں لہٰذا وہ عورت احرام کی نیّت ضرور کرے گی اور احرام کی تمام پابندیوں کا بھی خَیال رکھے گی، لیکن مکّۂ مکرّمہ پہنچ کر بھی جب تک حیض کی حالت رہے وہ مسجد میں نہیں جائے گی بلکہ ہوٹل میں ہی پاک ہونے کا انتظار کرے گی، جب حیض خَتم ہو جائے تو پھر پاکی کے لئے غسل کرے اور پھر طواف اور دیگر مناسکِ عُمرہ ادا کرے۔

ہاں البتہ اس حالت میں تلاوتِ قراٰن کے علاوہ تسبیحات، دُرود شریف، ذِکرُ اللہ، وغیرہ کرنا مَنع نہیں ہے، اس کی اجازت ہے بلکہ جتنے دن ایسی حالت میں رہے تو یہ اعمال بجالاتی رہے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّ وَجَلَّ ثواب کا ذخیرہ حاصل ہو گا۔

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

حالتِ حیض میں سعی کا حکم

مجیب: مولانا ناسر فراز اختر صاحب زید مجدہ

مصدق: مفتی فضیل صاحب مدظلہ العالی

تاریخ اجراء: ماہنامہ فیضان مدینہ مارچ 2018

دَارُالاِفْتَاء اَہلسُنَّت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ عمرہ کے لئے جانے والی عورت اگر حیض کی حالت میں ہو تو اس کو طواف کی اجازت تو نہیں ہے۔ کیا یہ درست ہو گا کہ وہ پہلے سعی کر لے اور جب حیض سے پاک ہو جائے تو طواف کرے اور تقصیر کر کے احرام سے باہر آ جائے؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

حیض کی وجہ سے عورت جب طواف نہیں کر سکتی تو اس کی سعی بھی درست نہیں ہو گی کیونکہ سعی کے لئے اگرچہ طہارت شرط نہیں مگر یہ شرط ہے کہ سعی پورے طواف یا اس کے اکثر یعنی چار پھیروں کے بعد ہو۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

حیض کی حالت میں ریاض الجنۃ کی زیارت کرنا

مجیب: مولانا محمد انس رضا عطاری مدنی

فتوی نمبر:WAT-2167

تاریخ اجراء: 02جمادی الاول1445ھ /17نومبر2023ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

عورت حیض کی حالت میں ریاض الجنۃ کی زیارت کے لیے جاسکتی ہے؟

بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

عورت کا حیض کی حالت میں مسجد میں داخل ہونا جائز نہیں ہے اور ریاض الجنۃ کی زیارت کے لیے مسجد میں داخل ہونا پڑتا ہے لہذا عورت ریاض الجنۃ کی زیارت کرنے کے لیے مسجد میں داخل نہیں ہوسکتی۔ہاں اگر مسجد سے باہر رہ کر کسی طرح زیارت ممکن ہو تو مسجد سے باہر رہ کر زیارت کرسکتی ہے۔

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

حیض کی حالت میں سعی کرنا

مجیب: عبدالرب شاکر عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-893

تاریخ اجراء: 11 ذیقعدۃ الحرام 1443ھ / 11 جون 2022ء

دار الافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

حیض کی حالت میں سعی کی تو کیا حکم ہے کیا سعی ہو جائے گی؟ جبکہ طواف پاکی کی حالت میں کر چکی ہے؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَ الصَّوَابِ

حیض کی حالت میں سعی کرنے سے سعی ہو جائے گی کہ سعی کے لئے طہارت شرط نہیں۔

فتاوی ہندیہ میں ہے "والحيض والجنابة لا يمنعان صحة السعي كذا في محيط السرخسي. و الأصل أن كل عبادة تؤدى لا في المسجد من أحكام المناسک فالطهارة ليست من شرطها كالسعي "ترجمہ: حیض وجنابت، سعی کی صحت کو مانع نہیں جیسا کہ محیط سرخسی میں ہے، اور اس میں اصل یہ ہے کہ احکام مناسک میں سے ہر وہ عبادت جو مسجد میں نہ ادا کی جاتی ہو اس میں طہارت شرط نہیں جیسے سعی ہے۔ (فتاوی ہندیہ ، کتاب الحج، باب فی کیفیۃ اداء لحج، ج 1، ص 227، دار الفکر، بیروت)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

حیض والی کے لئے طوافِ رخصت کا حکم

مجیب: مفتی فضیل رضا عطاری

تاریخ اجراء: ماہنامہ فیضانِ مدینہ مئی 2023ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ ایک خاتون اس سال حج پر گئی تھی، طواف زیارۃ کے بعد ان کی ماہواری کے ایام شروع ہوگئے، اور وہ طواف رخصت نہیں کر سکی، ان کی فلائٹ کا وقت آگیا ، لہٰذا وہ خاتون، طواف رخصت کیے بغیر ہی پاکستان آگئی، اب سوال یہ ہے کہ ان پر دَم وغیرہ لازم ہوگا؟

نوٹ: ماہواری کے ایام پاکستان آنے کے بعد ختم ہوئے، نیز انہوں نے طوافِ زیارۃ کے بعد کوئی طواف نہیں کیا تھا۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

طواف رخصت، آفاقی حاجی (جو میقات کے باہر سے حج کرنے آئے، اس) پر واجب ہے۔ البتہ حیض و نفاس والی عورت جب پاک ہونے سے پہلے مکہ کی آبادی سے باہر ہو جائے، تو اس پر یہ طواف اور اس کے بدلے دَم وغیرہ کچھ لازم نہیں ہوتا۔ صورتِ مسئولہ میں بھی چونکہ مذکورہ خاتون، مکہ مکرّمہ سے پاکستان واپس آنے تک حیض کی حالت میں تھی تو ان پر طواف رخصت واجب نہیں تھا لہٰذا طواف رخصت نہ کرنے کی وجہ سے ان پر دم وغیرہ کچھ لازم نہیں ہوا۔

نوٹ: طواف رخصت کو طواف صدر اور طواف وداع بھی کہتے ہیں۔

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

شادی کی وجہ سے حج میں تاخیر کرنا کیسا ہے؟

مجیب: ابوصدیق محمد ابوبکر عطاری

فتوی نمبر: WAT-1369

تاریخ اجراء: 12رجب المرجب1444ھ /04فروری2023ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

میں اسپین سے بات کر رہا ہوں یہاں کی کرنسی کے مطابق سات سے آٹھ ہزار یورو کا حج ہوتا ہے، میں نے اتنی رقم والدین کو دی تو انھوں نے کہا کہ تم ابھی حج نہ کرو جب تمھاری شادی ہوئی تو بیوی کو بھی ساتھ لے جانا، اب میری شادی ہو چکی ہے مگر ایسی نوبت آگئی ہے کہ شاید طلاق ہو جائے، پوچھنا یہ ہے کہ حج والی رقم والدین اپنے پاس رکھیں یا پھر دوبارہ جب میری شادی ہو تو میں حج کے لیے جاؤں یا ابھی مجھے حج کرنا ہو گا؟

بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

پوچھی گئی صورت سے ظاہر ہو رہا ہے کہ آپ پر حج کی ادائیگی فرض ہو چکی ہے اور ادائیگی مؤخر کرنے میں کوئی شرعی عذر بھی نہیں، ایسی صورت میں شرعی حکم یہ ہوتا ہے کہ جس سال حج فرض ہوا اسی سال اس کی ادائیگی فرض ہے، بلا عذر شرعی اس میں تاخیر کرنا ناجائز و گناہ ہے لہذا آپ پر لازم ہے کہ اسی سال حج کریں، شادی کی وجہ سے حج میں تاخیر کرنا جائز نہیں۔ پہلے بلا عذر شرعی تاخیر کر چکے ہیں تو اس سے توبہ بھی کریں۔

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

عمرہ میں سعی کے دوران حیض آئے تو کیا حکم ہے؟

مجیب: ابوالفیضان عرفان احمد مدنی

فتوی نمبر: WAT-1572

تاریخ اجراء: 21 رمضان المبارک 1444ھ/12 اپریل 2023ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

اگر عمرہ میں صفا و مروہ کی سعی کے دوران کسی کو حیض آجائے، تو کیا عمرہ ہو جائے گا یا احرام میں ہی رہنا ہو گا؟

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

سعی کے لیے طہارت شرط نہیں، لہٰذا اگر کسی کو دورانِ سعی حیض آجائے، تو وہ سعی مکمل کر کے تقصیر کروالے، اس کا عمرہ مکمل ہو جائے گا۔ چنانچہ بہارِ شریعت میں ہے: "سعی کے لیے طہارت شرط نہیں، حیض والی عورت اور جُنب بھی سعی کر سکتا ہے۔" (بہارِ شریعت، جلد 6، صفحہ 1109، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ)

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَم صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم

عمرے کی ادائیگی کے بعد دوبارہ حیض کا اثر ظاہر ہو جائے تو؟

مجیب: مفتی محمد ہاشم خان عطاری مدنی

تاریخ اجراء: ماہنامہ فیضانِ مدینہ نومبر 2023

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ ایک عورت کی حیض میں عادت سات دن تھی وہ احرام باندھ کے عازم سفر ہو گئی اپنی عادت کے مطابق 7 ویں دن غسل کر کے عمرہ ادا کیا جس وقت غسل کیا اس وقت پاکی کا یقین تھا پھر عمرہ کی ادائیگی کے کچھ ہی دیر کے بعد دوبارہ حیض کا اثر ظاہر ہوا جو ایک دن رات سرخی مائل تھا ایک دن مٹیالا اور پھر دسویں دن صبح ہی سفید ہو گیا ان دِنوں انہوں نے انفیکشن کی دوا بھی کھائی غالباً اسی کی وجہ سے مکمل پاکی آئی اب ان کے اس عمرے کا جو ادا کیا، کیا حکم ہے اور نمازوں کے بارے میں ارشاد فرمائیے؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

حیض کی عادت دس دن سے کم ہو مثلاً سات دن اور عادت کے مطابق یہ خون آنا بند ہو گیا پھر اگر آٹھویں دن دوبارہ خون شروع ہوا اور دس دن پورا ہونے سے پہلے یا دس دن کے مکمل ہونے پر ختم ہو گیا تو یہ تمام دن حیض کے ہی شمار کیے جائیں گے اور جو عمرہ ادا ہوا وہ ناپاکی کی حالت میں ہوا۔ سفید رطوبت حیض میں شمار نہیں ہو گی جبکہ مٹیالی رنگت والی رطوبت حیض شمار ہوتی ہے۔ حیض کی حالت میں نماز معاف ہے۔ لہٰذا سوال میں پوچھی گئی صورت میں حکم یہ ہے کہ طواف کا اعادہ (یعنی دوبارہ کرنا) لازم ہو گا جب تک مکہ مکرمہ میں ہے، اعادہ نہ کرنے کی صورت میں دم دینا ہو گا، کیونکہ طہارت طواف میں واجب ہے اور سعی میں طہارت مستحب ہے۔ اسے چاہئے کے طواف کے ساتھ سعی کا بھی اعادہ کرے۔

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُه اَعْلَم صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم

عورت طواف کے بعد کے نوافل کہاں پڑھے؟

مجیب: مفتی علی اصغر صاحب مدظلہ العالی

تاریخ اجراء: ماہنامہ فیضان مدینہ شعبان المعظم 1441ھ

دار الافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ طواف کے بعد مقامِ ابراہیم کے پاس دو نفل پڑھنا مستحب ہے، کیا عورتوں کے لئے بھی یہی حکم ہے یا عورتیں یہ دو نفل کسی اور مقام پر ادا کریں؟

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡجَوَابُ بِعَوۡنِ الۡمَلِکِ الۡوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الۡحَقِّ وَالصَّوَابِ

اگر مقامِ ابراہیم پر رَش کے سبب مردوں سے جسم چھونے یا ٹکراؤ اور اِختلاط کا اندیشہ ہو تو طواف کے نوافل کے متعلق عورت کے لئے حکم یہ ہے کہ عورت یہ نوافل مقامِ ابراہیم پر ادا نہ کرے، بلکہ یہ نوافل ایسی جگہ ادا کرے جہاں مردوں سے ٹکراؤ اور مَس کا اندیشہ نہ ہو۔ البتہ اگر مقامِ ابراہیم پر مردوں سے ممنوع اِختلاط کا خدشہ نہ ہو تو عورت کے لئے بھی مستحب یہی ہے کہ مقامِ ابراہیم پر نفل ادا کرے۔ یہی حکم حَجرِ اَسود کا اِستلام کرنے اور کوہِ صفا پر چڑھنے کا ہے۔

(درمختار مع ردالمحتار، 630/3، بحر العمیق، 1248/2)

وَاللّٰہُ اَعۡلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوۡلُہ اَعۡلَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

عورت کو مقام تنعیم میں حیض آجائے تو وہ کیا کرے؟

مجیب: مولانا محمد نوید چشتی عطاری

فتوی نمبر: WAT-2242

تاریخ اجراء: 22 جمادی الاول 1445ھ / 07 دسمبر 2023ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

ہم مسجد عائشہ آئے تھے عمرہ کی نیت کرنے کے لیے، لیکن یہاں میری زوجہ کو پیریڈز شروع ہو گئے ہیں، اب کیا حکم ہو گا؟

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

پوچھی گئی صورت میں اگر احرام باندھنے (یعنی احرام کی نیت کر کے تلبیہ پڑھنے) سے پہلے ہی انہیں پیریڈز شروع ہو گئے ہیں، تو وہ احرام کی نیت کئے بغیر اپنی رہائش گاہ پر واپس آجائیں اور وہیں وقت گزار لیں، مسجد عائشہ میں جانے کی وجہ سے ان پر کوئی عمرہ یا کوئی کفارہ وغیرہ لازم نہیں ہو گا، پھر جب پاک ہو جائیں اور عمرہ کرنا چاہیں تو مسجد عائشہ جا کر عمرے کا احرام باندھ کر عمرہ کر لیں۔

اور اگر وہ احرام کی نیت کر چکی ہیں اور عمرہ ابھی کرنا باقی ہو، تو اب مسجد میں داخلہ اور طواف کرنا، جائز نہیں، اس صورت میں وہ احرام کی پابندیوں میں رہتے ہوئے پاکی کا انتظار کریں، جب پیریڈز ختم ہو جائیں، تو طہارت حاصل کر کے عمرہ کر لیں۔ (یعنی طواف و سعی کر لیں۔ دوبارہ احرام باندھنے کی ضرورت نہیں۔)

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُه اَعْلَم صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم

محرم کے بغیر عمرے پر جانا

مجیب: مفتی قاسم صاحب مدظلہ العالی

تاریخ اجراء: ماہنامہ فیضان مدینہ مارچ 2017ء

دَارُالاِفْتَاء اَہلسُنَّت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیافرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین اس بارے میں کہ پاکستان سے دو عورتیں جو شادی شدہ ہیں اور وہ عمرے پر جانا چاہتی ہیں ان کے ساتھ ان کا کوئی مَحرَم نہیں ہے۔ کیا وہ کسی ایسے گروپ کے ساتھ جس میں بہت سے غیر مرد اور عورتیں ہوں ان کے ساتھ عمرہ کرنے جاسکتی ہیں؟

سائل: محمد علی رضا (مانوالہ، پنجاب)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

صورتِ مسئولہ میں اُن عورتوں کا بغیر مَحرَم کسی گروپ کے ساتھ عُمرے پر جانا جائز نہیں کہ حکمِ شرعی یہ ہے کہ عورت کا شوہر یا مَحرَم کے بغیر تین دن (یعنی 92 کلومیٹر) کی راہ کا سفر ناجائز و حرام و گناہ ہے۔ خواہ سفر حج و عمرے کے لئے ہو یا کسی اور غرض سے، اگر چلی گئی تو قدم قدم پر اس کے لئے گناہ لکھا جائے گا۔ لٰہذا ان کو چاہئے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ و رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اِطاعت کو بجالاتے ہوئے جب تک کسی مَحْرَم کا ساتھ نہ ہو اِس اِرادے کو تَرْک کر دیں، یاد رکھئے کہ عُمرہ سے مقصود اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا اور ثواب حاصل کرنا ہوتا ہے لٰہذا شرعی تقاضوں کے مطابق ہی یہ نیک کام کیا جائے اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اَحکامات کی خِلاف ورزی اور گناہ سے بہر صورت بچا جائے۔

حضرت سَیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے حضور نبیِّ رحمت، شفیعِ امت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ”لَا تُسَافِرُ اِمْرَأَةٌ مَسِيْرَةَ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ، اِلَّا مَعَ ذِيْ مَحْرَمٍ“ ترجمہ: کوئی عورت تین دن کی مسافت ذی رحم محرم کے بغیر سفر نہ کرے۔ (مسند امام احمد، 235/14)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مخصوص ایام میں عمرہ کی نیت کرنا

مجیب: سید مسعود علی عطاری مدنی

فتوی نمبر: Web-747

تاریخ اجراء: 14 جمادی الاولی 1444ھ/09 دسمبر 2022ء

دار الافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

اگر عمرے پر جاتے ہوئے عورت کے مخصوص ایام ہوں تو حالت حیض میں عمرہ کی نیت کا کیا حکم ہوگا؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

اگر عمرے پر جاتے ہوئے عورت ماہواری کی حالت میں ہو، تو اس پر بھی لازم ہے کہ وہ عمرے کے احرام کی نیت کرے اور میقات سے احرام کی حالت میں ہی گزرے اور احرام کی پابندیاں برداشت کرے۔ البتہ فی الحال یہ عمرہ نہیں کر سکتی، بلکہ ہوٹل میں رہ کر پاک ہونے کا انتظار کرے، جب پاک ہو جائے اس کے بعد غسل کر کے عمرہ ادا کرے اور عمرہ کرنے کے بعد تقصیر کر کے احرام سے باہر ہو۔ اس وقت تک احرام کی پابندیوں میں ہی رہے گی۔

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُه اَعْلَم صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم

نابالغ بچے کے عمرے کا مسئلہ

مجیب: مولانا جمیل غوری صاحب زید مجدہ

مصدق: مفتی فضیل صاحب مدظلہ العالی

تاریخ اجراء: ماہنامہ فیضان مدینہ مئی 2018

دَارُالاِفْتَاء اَہلسُنَّت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس بارے میں کہ نابالغ بچہ اگر عمرے پر جائے تو وہ اِحرام کی نیت کیسے کرے اور کیا وہ اِحرام میں سلے ہوئے کپڑے پہن سکتا ہے؟

سائلہ: بنتِ افضل (میرپور خاص)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

نابالغ بچے دو طرح کے ہوتے ہیں: (1) سمجھدار و عاقل جو پاکی و ناپاکی اور دینِ اسلام کے بارے میں معرفت رکھتا ہو۔ (2) ناسمجھ و غیر عاقل جس میں مذکور باتوں کی سمجھ بوجھ نہ ہو۔

اگر بچہ عاقل و سمجھدار ہے تو احرام کی نیّت کے ساتھ تَلْبِیَہ (یعنی لَبَّیْکَ اللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ۔۔۔ پڑھنا) وہ خود ہی اپنی زبان سے کہے گا اس کی طرف سے اس کا ولی اِحرام کی نیت نہیں کر سکتا نیز اَفعالِ حج وعمرہ وہ خود ہی ادا کرے گا۔ رَمی (یعنی کنکر مارنا) وغیرہ کچھ چیزیں چھوڑ دینے کی صورت میں اس پر کفارہ نہیں۔ اگر ایسا سمجھدار بچہ حج کو فاسد بھی کر دے تو اس پر قضا واجب نہیں۔

اور اگر بچہ ناسمجھ ہے تو وہ اَفعال جن میں نیت ضروری ہے تو وہ ناسمجھ بچہ نہیں کر سکتا اس کی طرف سے اس کا وَلی یعنی باپ یا بھائی وغیرہ اِحرام کی نیت کرے اور تلبیہ کہے۔ نیت اس طرح کرے "اَحْرَمْتُ عَنْ فُلَانٍ" یعنی فلاں کی طرف سے اِحرام باندھتا ہوں (فلاں کی جگہ اس بچے کا نام لے) اسی طرح لبیک بھی بچے کی طرف سے اس طرح کہے "لَبَّیْكَ عَنْ فُلَانٍ" (فلاں کی جگہ اس کا نام لے اور آخر تک لبیک پڑھے)۔ یہ بھی ذہن نشین رہے کہ دل میں نیت ہونا شرط ہے اور زبان سے نیت کر لینا مُسْتَحَب ہے، لہٰذا اگر زبان سے نیت نہ بھی کی ہو تو حَرَج نہیں جبکہ لبیک زبان سے کہنا ضروری ہے اور وہ بھی اتنی آواز سے کہ اگر سننے میں کوئی رکاوٹ نہ ہو تو خود سُن لے۔

حالتِ احرام میں نابالغ بچہ خواہ سمجھدار ہو یا ناسمجھ دونوں کو سلے ہوئے کپڑے نہیں پہنائے جائیں، اسے بھی چادر اور تہبند پہنائیں اور اسے بھی ان تمام باتوں سے روکنا چاہیے جو مُحْرِم کے لیے ناجائز ہیں۔ البتہ سلے ہوئے کپڑے پہن لینے سے نابالغ بچے پر دَم لازم نہیں ہو گا۔

نوٹ: نابالغ بچے کے حج و عمرہ اور احرام سے متعلق مزید معلومات کے لئے شیخِ طریقت، امیرِ اَہلِ سنّت، حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کی حج و عمرہ پر لکھی گئی مایہ ناز کتابیں "رفیق الحرمین" اور "رفیق المعتمرین" میں نابالغ کے حج و عمرہ سے متعلق مسائل کا مطالعہ کیجئے۔

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُه اَعْلَم صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم